رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L. 5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — فی پرچہ ۱ر

یوم:- جمعہ — یکم رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۵ر تبلیغ ۱۳۳۴ھش | ۲۵ر فروری ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۸

ترکی و عراق کے دفاعی سمجھوتے پر دستخط کرنے کے لئے عدنان مندریز بغداد پہنچ گئے

بغداد ۲۴ر فروری۔ ترکی کے وزیراعظم مسٹر عدنان مندریز ترکی و عراق کے مجوزہ دفاعی سمجھوتے پر دستخط کرنے کے سلسلہ میں کل انقرہ سے بغداد پہنچ گئے۔ ترکی کے نائب وزیراعظم وزیر خارجہ اور قومی اسمبلی کے پانچ سرکردہ ممبر بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ عراق کے وزیراعظم مسٹر نوری السعید اور دیگر وزراء نے آپ کا استقبال کیا۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں اس توقع کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ ترکی زعماء کے واپس جانے سے پہلے پہلے مجوزہ دفاعی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۲۴ر فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ "زخم اچھا ہو رہا ہے ابھی پورا آرام نہیں آیا۔" احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

مصالحت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

لاہور ۲۴ر فروری۔ وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا نے کہا کہ حکومت اور مولوی تمیز الدین خان کے درمیان مصالحت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے کل اخبار نویسوں سے ایک غیر رسمی بات چیت کے دوران اخبارات کی ان خبروں کو غلط قرار دیا جن میں کہا گیا تھا کہ حکومت اور مولوی تمیز الدین خان کے درمیان مصالحت کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا حکومت ایک یونٹ کے قیام کے سلسلے میں فیڈرل کورٹ کے فیصلے کا انتظار کرے گی۔ آپ نے کہا وزیراعظم مسٹر محمد علی بنکاک سے واپسی پر اس بارے میں کوئی بیان دیں گے۔

فرانس کا وزارتی بحران ختم ہو گیا

قومی اسمبلی نے اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا

پیرس ۲۴ر فروری۔ کل فرانس کی قومی اسمبلی نے موسیو ایڈگر فارے کے حق میں اعتماد کی قرارداد منظور کر دی۔ انہیں ۲۱۰ کے مقابلے میں ۳۶۹ ووٹ ملے۔ اس طرح آج سے ۱۹ روز قبل موسیو مانڈیز فرانس کی کابینہ ٹوٹنے سے جو وزارتی بحران پیدا ہو گیا تھا وہ ختم ہو گیا۔ ریڈیکل پاپولر ری پبلکن گالسٹ کنزرویٹو اور بعض دوسری پارٹیوں نے ان کے حق میں ووٹ دیئے۔ اور مخالفت میں زیادہ تر سوشلسٹ اور کمیونسٹ ہی پیش پیش رہے۔ موسیو فارے کی کابینہ اختتام جنگ کے بعد سے فرانس کی اکیسویں کابینہ ہے۔ وہ سابقہ وزارت میں وزیر خارجہ تھے۔ علاوہ ازیں وہ اس سے پہلے دو سابقہ حکومتوں میں وزیر خزانہ بھی رہ چکے ہیں۔

برطانیہ کو منتانگ کے مقبوضہ جزائر کے دفاع میں شریک نہیں ہوگا

ہمارے نزدیک چین خاص کے ساحلی جزیروں اور فارموسا کی پوزیشن میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دارالعوام میں مسٹر چرچل کا اعلان

لندن ۲۴ فروری۔ سر ونسٹن چرچل نے کہا ہے کہ برطانیہ ساحل چین کے قریب کومنتانگ کے مقبوضہ جزائر کے دفاع میں شریک نہیں ہوگا۔ کل انہوں نے دارالعوام میں فارموسا کے متعلق ممبران کے متعدد سوالوں کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ان جزائر کے دفاع میں ہمارے شریک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ چین خاص کے ساحلی جزیروں اور فارموسا میں بہت بڑا فرق ہے۔ اسی لئے ان دفاعی سرگرمیوں کے بارے میں برطانیہ اپنے دوست ملکوں اور اتحادیوں کو مشورہ دینے میں بہت احتیاط سے کام لے گا۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر چرچل نے کہا مجھے شک ہے کہ فارموسا کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے چین کے وزیراعظم مسٹر چوان لائی کو برطانیہ آنے کی دعوت دینے کا کوئی مفید نتیجہ برآمد ہوگا۔ انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ چین کی حکومت نے سلامتی کونسل کی بحث میں شرکت کرنے سے انکار کر کے ایک بہت اچھا موقع ہاتھ سے کھو دیا۔ کیونکہ کونسل کے اجلاس میں شریک ہو کر چین دوسرے ملکوں اور قوموں کو اپنے نقطۂ نگاہ سے آگاہ کر سکتا تھا۔

جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے شہنشاہ ایران کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا تحفہ

لندن کے ایرانی سفارتخانہ میں پیشکش کی نہایت سادہ اور مؤثر تقریب

لندن (بذریعہ تار) امام مسجد لندن مکرم مولوی احمد خان نے مورخہ ۲۱ فروری ۵۵ء کو لندن کے ایرانی سفارتخانہ کی ایک نہایت سادہ اور مؤثر تقریب میں شہنشاہ ایران کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن مجید کی ایک جلد تحفے کے طور پر پیش کی۔ شہنشاہ موصوف نے اس تحفہ کو قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو سراہا۔ اور اس تمنا کا اظہار فرمایا کہ انگریزی ترجمہ قرآن مجید کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہو۔ موصوف یہ معلوم کر کے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے جرمن اور ڈچ زبان میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ حال ہی میں شائع کیا گیا ہے۔ اور زیادہ خوش ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے جس وفد نے شاہ موصوف سے ملاقات کر کے یہ تحفہ ان کی خدمت میں پیش کیا۔ وہ امام مسجد لندن کے علاوہ حسب ذیل ممبران پر مشتمل تھا۔

۱۔ جرمن نو مسلم ہر عبدالشکور کنزے ۲۔ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ۳۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ۴۔ سید محمود احمد صاحب ناصر

تعلیم الاسلام کالج کی شاندار کامیابی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی روئنگ ٹیم نے غنی زمان اوپن روئنگ ٹورنامنٹ منعقدہ ۱۲ و ۱۳ فروری اور پنجاب یونیورسٹی بمپنگ بوٹ ریسز چیمپئن شپ منعقدہ ۱۴ر فروری تا ۱۸ر فروری ۵۵ء میں امسال بھی چیمپئن رہ کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ ہر دو ٹورنامنٹ میں کالج کی ٹیم چار سال سے چیمپئن کا امتیاز حاصل کرتی چلی آ رہی ہے۔ امسال ٹیم حسب ذیل ممبران پر مشتمل تھی:-

۱۔ ناصر احمد چوہدری ۲۔ مسعود احمد چوہدری ۳۔ ناصر احمد ظفر ۴۔ محمد اشرف طاہر ۵۔ انور احمد مبشر چوہدری

* جو ناگڑھ میں کرائی گئی تھی۔

کشمیر کے منصفانہ حل کے بغیر ایشیا میں قیام امن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا

مظفر آباد ۲۴ر فروری۔ حکومت آزاد کشمیر کے صدر کرنل شیر احمد خاں نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے بغیر ایشیا میں قیام امن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کل ایک پریس ملاقات میں کہا۔ آزاد کشمیر کے عوام نے اپنا مستقبل پاکستان کے ساتھ وابستہ کر لیا ہے انہوں نے بعض ہندوستانی لیڈروں کی جذباتی باتوں پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا یہ لوگ کشمیر میں بھی ایسی ہی رائے شماری کرانا چاہتے ہیں۔ جیسی ہندوستانی فوج کے قبضہ کے بعد

سوتی کپڑے کی ایک اور کھیپ چاٹگام پہنچ گئی

چاٹگام ۲۴ر فروری۔ سوتی کپڑے کی ایک اور کھیپ جو امریکہ نے دوسرے ملکوں سے خریدی ہے۔ کل چاٹگام پہنچ گئی۔ کپڑے کی چار ہزار گانٹھیں پہلے ہی چاٹگام پہونچ چکی ہیں۔ جنہیں سیلاب زدگان میں مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ یہ کپڑا امریکہ تحفہ کے طور پر بھیج رہا ہے۔

ایران میں بارہ کمیونسٹ افسروں کو سزائے موت

تہران ۲۴ر فروری۔ ایران کی ایک فوجی عدالت نے کل بارہ کمیونسٹ فوجی افسروں کو موت کی سزا اور گیارہ افسروں کو مختلف مدت کی سزائے قید کا حکم سنایا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۵۵ء

صدر جمہوریہ ترکیہ کا ورود

آج کل جمہوریہ ترکیہ کے صدر آقائے جلال بایار لاہور میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ تاریخ پاکستان نہیں بلکہ تاریخ برصغیر میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ترکی کے صدر اس سرزمین پر قدم رکھ رہے ہیں۔ آپ کے یہاں تشریف لانے کی وجہ پاکستان کا وجود ہے۔ جو مسلمانوں کی موجودہ وقت میں سب سے بڑی مملکت ہے اور چونکہ ترکی کے مسلمان ہونے کے دونوں ملکوں نے گزشتہ ایام میں باہم تعلقات کے معاہدات کئے ہیں۔ جن کی باحسن وجوہ تکمیل کے لئے اور آپس میں رشتہ و تعلقات کو مستحکم بنانے کے لئے آپ کا پاکستان میں ورود نہایت اہمیت رکھتا ہے۔

برصغیر کے مسلمانوں کو شروع ہی سے ترکی کے ساتھ ہمدردی چلی آئی ہے۔ انگریزوں کے عہد میں بھی مسلمانوں نے ترکی کی ہر مصیبت میں نہ صرف گفتار سے بلکہ کردار سے بھی ان کا ساتھ دیا ہے۔ پہلی جنگ عظیم میں جب ترکوں کو بدقسمتی سے جرمنی کے ساتھ شکست ہوئی اور انگریزوں نے زور کے ساتھ بے انصافیاں کیں تو یہاں کے مسلمان سخت مضطرب ہوئے چنانچہ انہوں نے خلافت کمیٹیاں بنائیں۔ اور ترکوں کے لئے بہت جدوجہد کی۔

اس موقعہ پر جب ۱۹۱۹ء میں ورسائی کا صلح نامہ مرتب ہوا جس کے رو سے ترکی کا بہت سا علاقہ ترکوں سے لے لیا گیا۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا۔

"یقیناً ترکوں سے وہ سلوک نہیں کیا گیا جو دوسری مسیحی حکومتوں سے کیا گیا ہے۔ ترک مجرم ہی سہی لیکن وہ اتنا مجرم نہ تھا۔ جتنا کہ جرمن۔ لیکن جرمنی سے جو سلوک روا رکھا گیا۔ اس قدر سلوک بھی ترکی سے نہیں کیا گیا۔ اور یہ عمل ان اعلانوں کے باوجود ہوا ہے۔ جو اس سے پہلے شائع کئے جا چکے تھے۔ اور جن میں اس کے بالکل برعکس فیصلہ کی امید دلائی جاتی تھی"

(ترک موالات و احکام اسلام صفحہ ۳-۲)

مسلمانوں نے اس موقعہ پر جو احتجاجی اقدامات کئے۔ اس میں بھی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی صحیح راہ نمائی کی۔ اور سب مسلمانوں کی متحدہ آواز انگریز کے کانوں تک پہنچانے کے لئے مندرجہ ذیل مشورہ دیا۔

"جو بعد گورنمنٹ تک صدائے احتجاج پہنچانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ اس کی بنیاد صرف یہ ہونی چاہیئے کہ ایک مسلمان کہلانے والی سلطنت کو جس کے سلطان کو مسلمانوں کا ایک حصہ خلیفہ بھی تسلیم کرتا ہے مٹا دینا یا ریاستوں کی حیثیت دینا ایک ایسا فعل ہے۔ جسے ہر ایک فرقہ جو مسلمان کہلاتا ہے ناپسند کرتا ہے اور اس کا خیال بھی اس پر گراں گزرتا ہے۔ اس صورت میں تمام فرقہائے اسلام اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ خلافت عثمانیہ کے قائل نہ ہوں۔ باوجود اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو کافر کہتے اور سمجھتے ہوں۔ اس اصل پر متحد ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ کیونکہ گو ایک فریق دوسرے کو کافر سمجھتا ہے۔ مگر کیا اس میں کوئی شک ہے کہ دنیا کی نظروں میں اسلام کے نام میں سب فرقے شریک ہیں۔ اور اسلام کی ظاہری شان و شوکت کی ترقی یا اس کو صدمہ پہنچنا سب پر یکساں اثر ڈالتا ہے"

(ملاحظہ ہو ترکوں کا مستقبل)

الغرض مسلمانان پاکستان کو ترکوں سے ہمیشہ دلچسپی رہی ہے۔ اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ سلطان سلیم کے وقت سے خاندان عثمانیہ میں خلافت چلی آتی تھی۔ جو سلطان عبدالحمید پر آکر ختم ہوئی۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد ترکی ایک نئی زندگی میں داخل ہوا وہ اسلامی ممالک میں سب سے پہلا ملک ہے۔ جس نے جمہوریت کا نظام قائم کیا۔ اتاترک مصطفےٰ کمال پاشا نے ترکی کو بالکل ہی نئے سانچے میں ڈھال دیا۔ اور موجودہ جمہوریہ ترکیہ دراصل اتاترک کی ہی کوششوں کا ایک ثمرہ ہے۔ اتاترک نے نہایت شجاعت سے ترکی کو ہمیشہ کے لئے مٹ جانے سے بچا لیا۔ اور یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ ترکی اب شاہراہ ترقی پر گامزن نظر آتا ہے۔

اتاترک نے آغاز میں بے شک بعض مذہبی رسومات اور اداروں اور علمائے اسلام کے ساتھ نہایت سختی کا برتاؤ کیا۔ مگر اس وقت بھی برصغیر کے بعض مسلمانوں نے اتاترک کے کاموں پر اظہار خوشنودی کیا۔ چنانچہ علامہ سر اقبال نے ان کی پوری حمایت کی۔ اور نظم و نثر میں ترکوں کی شجاعت اور بہادری کی تعریفیں کیں۔ مگر اب ترکی کا وہ حال نہیں رہا۔ لوگوں کا رجحان بیشتر مذہب کی طرف ہوتا جا رہا ہے۔ اور ترکی واقعی مسلمانوں کا ملک ہے۔ اور پاکستان کے اس کے ساتھ تعلقات دونوں ملکوں بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے نہایت اہم اور مفید نتائج کے حامل ہیں۔

افسوس ہے کہ عرب ممالک میں سے بعض کے ساتھ ابھی تک ترکوں کے خوشگوار تعلقات قائم نہیں ہو سکے۔ جس کی وجوہات یہ ہیں۔ کہ جنگ عالمگیر اول میں عربوں کو انگریزوں کی چالوں نے ترکوں سے علیحدہ کر دیا تھا۔ ہمارے خیال میں اب دونوں اطراف کو پچھلی یادیں بھلا دینی چاہئیں۔ اور تمام اسلامی ممالک کو اسلام کے نام پر متحد ہو جانا چاہیئے۔ اور ترک و عرب کا سوال ختم کر دینا چاہیئے۔

ہم آقائے جلال بایار کا جہاں نہایت مسرت کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور ان کی آمد پر اھلاً و سھلاً و مرحباً کہتے ہیں۔ وہاں دلی خلوص کے ساتھ ہم ان کی توجہ اس اہم ترین معاملہ کی طرف بھی مبذول کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ واپس جا کر عربوں اور ترکوں کے درمیان کسی حد تک اب بھی جو تلخی باقی ہے۔ اس کو بالکل مٹا دینے کی پوری کوشش کریں گے۔

ہالینڈ کے ننھے بچوں کا عزم

ہالینڈ کے بچوں نے چندہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ ان کی جمع کردہ رقم سے پاکستانی سکولوں میں ریڈیو سیٹ مہیا کئے جا سکیں۔ اس پر ہالینڈ میں پاکستان کی سفیر بیگم لیاقت علی خاں نے پاکستانی بچوں کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ہالینڈ کے ننھے بچوں کا یہ عزم قابل داد ہے۔ اور وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ہر پاکستانی ان کا شکریہ ادا کرے۔ لیکن اس بارے میں ایک امر خاص طور پر قابل غور ہے۔ اور وہ یہ کہ ہالینڈ کے ننھے بچوں کے اس عزم میں ہمارے لئے ایک سبق مضمر ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے بچے اور بڑے سب اپنے اندر پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور اپنی زندگیوں کو سادہ بنا کر جمع شدہ رقوم کو قومی اور ملی اور جماعتی کاموں میں خرچ کریں۔ دنیا میں قومیں کبھی بیرونی امداد پر انحصار وہ کتنی ہی قابل قدر کیوں نہ ہو انحصار نہیں کیا کرتیں۔ بلکہ ان کی ترقی کا تمام تر دارومدار قربانی و ایثار پر ہوتا ہے۔ مغربی قوموں نے قربانیاں کر کر کے پہلے خود ترقی کی ہے۔ جبھی وہ اس قابل ہوئی ہیں کہ دوسروں کی خاطر بھی قربانی کر سکیں

کردار کے چراغ فروزاں کرینگے ہم

نیرنگیٔ حیات نمایاں کریں گے ہم
عہدِ خزاں میں جشنِ بہاراں کرینگے ہم

ربوہ کی سرزمین تری خاکِ پاک کے
ذرّات کو بھی مہرِ درخشاں کرینگے ہم

افکار کے طلسم تو ظلمت بدوش ہیں
کردار کے چراغ فروزاں کرینگے ہم

فکر و نظر میں لا کے شہیدوں کے خون کو
زخمِ جگر کو رشکِ گلستاں کرینگے ہم

ترکی ہم آشنا ہیں محبت کے راز سے
انساں کو پھر سے مظہرِ یزداں کرینگے ہم

محمد افضل خان نرس ربوہ

درخواستِ دعا

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب نسبتاً آرام ہے۔ اور آپ اپنے مفوضہ فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے نیز ان کی مشکلات کے دور ہونے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے مبارک اجتماع میں ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء کو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بصیرت افروز تقریر

قسط سوم

تقریر نویس :- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء کو جو تقریر فرمائی تھی۔ اس کا ایک حصہ الفضل مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵ فروری ۱۹۵۵ء میں قسط وار شائع ہو چکا ہے۔ وہ حصہ دراصل دو قسطوں پر مشتمل تھا۔ (یعنے الفضل ۱۱، ۱۲ فروری میں شائع شدہ تقریر پہلی قسط اور مورخہ ۱۳، ۱۵ فروری میں شائع شدہ تقریر دوسری قسط) اور اسی طرح شائع ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن غلطی سے چار قسطوں کی صورت میں شائع ہوا۔ احباب تصحیح فرمالیں، ذیل میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تقریر کی تیسری قسط شائع کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ کی خواتین سے خطاب

فرمایا

دوسری چیز

جس کی طرف میں عورتوں کو توجہ دلاتا ہوں وہ پردہ ہے۔ پرانے زمانہ میں پردہ کو اتنی بھیانک صورت دے دی گئی تھی۔ کہ وہ ایک اچھا خاصہ قید خانہ تھا پردہ نہیں تھا۔ حالانکہ اسلامی تاریخ میں اس قسم کے پردے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ نہ تو اسلامی تاریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں گھروں میں بیٹھی رہتی تھیں۔ نہ اسلامی تاریخ سے یہ ثبوت ملتا ہے۔ کہ وہ کسی مرد سے کسی صورت میں بھی کلام نہیں کرتی تھیں۔ نہ اسلامی تاریخ سے یہ ثبوت ملتا ہے۔ کہ وہ اپنے مونہہ کو اس طرح بند کرتی تھیں کہ ان کے لئے سانس لینا مشکل ہو جاتا تھا۔ لیکن پردہ پھر بھی تھا۔ مگر آج کل

اس کا ردِ عمل

ایسا ہوا ہے۔ اور پردہ کی شکل کو ایسا بدل دیا گیا ہے کہ پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ ہم پردہ کس چیز کا نام رکھیں۔ مسلمان عورتیں پارٹیوں میں بھی شامل ہوتی ہیں۔ گانے بھی گاتی ہیں۔ مردوں کے ساتھ مصافحے بھی کرتی ہیں۔ ان کے ساتھ خوب باتیں بھی کرتی ہیں۔ ان کے سٹیجوں پر جا کے تقریریں بھی کرتی ہیں۔ ان کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔ اور پھر کہا یہ جاتا ہے کہ

یہ اسلامی پردہ ہے

یہ اسلامی پردہ ہے تو غیر اسلامی پردہ کونسا ہوتا ہے۔ آیا غیر مسلم عورتیں ننگی پھرا کرتی ہیں۔ جس حد تک آجکل ہماری وہ عورتیں جو باہر جاتی ہیں لباس پہنتی ہیں۔ وہی یورپین عورتیں بھی پہنتی ہیں۔ جس حد تک یہ سوسائٹی میں شامل ہوتی ہیں۔ اسی حد تک عیسائی عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ پھر پردہ کونسا ہوا۔ آخر ایک لفظ کا تو قرآن سے پتہ لگتا ہے۔ اور اسکے کوئی معنے ہوں گے

وہ کیا معنے ہیں؟

جو بھی اسکے وہ معنے کرتے ہیں۔ آیا اس پر وہ عمل کرتی ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر اور نہیں تو چلو اتنا ہی عمل کرنا شروع کر دو۔ پھر آگے چل پڑیں گے مثلاً یورپ میں جو عورتیں ہمارے ذریعہ سے مسلمان ہوتی ہیں یا امریکہ میں ہوتی ہیں یا انڈونیشیا میں ہوتی ہیں (انڈونیشیا والے گو مسلمان ہیں۔ لیکن ان کے ہاں بھی پردہ ایسا ہی ہے جیسے یورپ اور امریکہ میں) تو ان سے ہم یہ نہیں کہتے کہ تم فوراً پردہ شروع کر دو۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ ان کو نسلاً بعد نسلٍ

بے پردگی کی عادت

پڑی ہوئی ہے۔ ان کے مکان ایسے بنے ہوئے ہیں۔ کہ اگر ان میں وہ پردہ کریں تو بیمار پڑ جائیں اور پھر ان کی سوسائٹی کی حالت اس قسم کی ہے۔ کہ اگر وہ اس قسم کا پردہ کریں۔ تو انہیں فاقے آنے شروع ہو جائیں۔ جیسے ہمارا زمیندار ہوتا ہے۔ اس کی بیوی جب تک کھیت میں جا کر کام نہیں کرتی۔ اس کی زمینداری چلتی نہیں۔ ہم اس کو کبھی نہیں کہتے۔ کہ تو شہری عورتوں والا پردہ کر یا دوسری پڑھی لکھی عورتوں یا گھر کی کھاتی پیتی عورتوں والا پردہ کر اسی طرح اگر وہ بھی اپنی ضرورتوں کے مطابق کرتی ہیں تو کر لیں۔ لیکن ہم انکو یہ سمجھاتے بھی رہتے ہیں کہ دیکھو اس اس حد تک تم پردہ کرنا شروع کرو۔ لیکن

یہ بھی یاد رکھو

کہ پردہ اس سے زیادہ ہے۔ مثلاً یورپ اور امریکہ میں ہم یہ کہتے ہیں کہ مسلمان عورت اپنا گلا ڈھانک لیا کرے۔ اسی طرح اپنا سر ڈھانک لیا کرے۔ لیکن ساتھ ہی ہم انہیں یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ پردہ اس سے زیادہ ہے

. . . . . .

. . . لیکن تمہارے حالات میں سردست اس سے زیادہ ہم نہیں چاہتے۔ جب آہستہ آہستہ تمہاری تعداد میں زیادتی ہوتی جائیگی اور عمرانی دباؤ تمہارے حق میں پیدا ہونا شروع ہو جائے گا۔ تو اس وقت ہم تم سے یہ خواہش کریں گے۔ کہ اپنے پردے کو بڑھاؤ اور آہستہ آہستہ اس پردے تک پہنچ جاؤ۔ جس کا

اسلام تم سے تقاضہ کرتا ہے

اسی پردے میں خدا تعالےٰ کے فضل سے (بد انتظامی ہو تو اور بات ہے) ہم نے عورتوں کو اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیمیں قادیان میں بھی دلوا دی تھیں۔ اور یہاں بھی دلوا دی ہیں۔ خود میری ایک بیوی ایم۔ اے ہے دوسری بی۔ اے کی تیاری کر رہی ہے۔ ایک میری لڑکی سیکنڈ ایر میں پڑھ رہی ہے۔ عورتیں

سکول اور کالج

میں پڑھاتی ہیں۔ اور اگر مرد پڑھانے کے لئے آتے ہیں۔ تو پس پردہ بیٹھ کے پڑھا دیتے ہیں۔ مجھ سے کئی لوگوں نے جب بات کی۔ اور ان کو بتایا گیا۔ کہ ہمارے ہاں اس حد تک کی تعلیم ہے۔ تو وہ حیران ہو جاتے ہیں۔ زیادہ تر اعتراض ان کا یہی ہوتا ہے۔ کہ پردہ کرنے سے عورتوں کی صحتیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اور ان کی تعلیم اچھی نہیں ہوتی۔ جب ہم بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں

عورتوں کی تعلیم

بھی ہو رہی ہے۔ اور صحتیں بھی ان کی خراب نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہیں تو ان کے لئے یہ بات بڑی حیرت کا موجب ہوتی ہے۔ بہرحال پردہ ایک اسلامی حکم ہے۔ اور اس کو تم نے پورا کرنا ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ امریکہ اور انگلستان اور جرمنی اور فرانس والے لوگ خدا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکموں کو پورا کریں گے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت عیسائیت نے نہیں کرنی۔ پوپ نے نہیں کرنی آرچ بشپ آف کنٹربری نے نہیں کرنی مسلمان نے کرنی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم ایک دن میں اس میں تغیر پیدا کر لو۔ لیکن ہم یہ ضرور چاہتے ہیں کہ تم

نئی رسمیں نہ جاری کرو

جو پہلے بھی پردہ نہیں کرتی تھیں۔ ان کو ہم آہستہ آہستہ ادھر لائیں گے۔ مگر جو پردہ کرتی تھیں وجہ کیا ہے کہ وہ ایک دن میں پردہ سے باہر نکل آتی ہیں۔ ابھی دو مہینے کی بات ہوتی ہے کہ وہ عورت بڑا پردہ کرتی ہے۔ اس کی صحت بھی ٹھیک ہوتی ہے۔ اس کا سانس بھی کبھی نہیں رکا۔ دم بھی نہیں گھٹا۔ دمہ کا دورہ بھی نہیں ہوا۔ مگر دو مہینے کے بعد وہی باتیں طوطے کی طرح دھرانا شروع کر دیتی ہے کہ اس سے صحت خراب ہوتی ہے۔ اس میں یہ ہوتا ہے اس میں وہ ہوتا ہے۔ تیری ماں کی صحت خراب نہیں ہوئی۔ تیری بہن کی نہیں ہوئی۔ تیری خالہ کی نہیں ہوئی۔ تیری پھوپھی کی نہیں ہوئی۔ اب تک تیری نہیں ہوئی تھی آج یک دم کیوں خراب ہونے لگی ہے۔ صرف اس لئے کہ اب تجھے ایسا آزاد خاوند مل گیا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ کہ تو بھی آزاد پھرے۔

پس جو پہلے سے بے پردہ پھرتی ہیں ان کو تو بے شک روکنے میں دقت چاہیئے۔ اور

حکمت اور سہولت اور نرمی کے ساتھ

ہر ایک کام ہونا چاہیئے۔ مگر جو اسلام قرآن کو مانتے ہوئے پردہ چھوڑتی ہیں ان سے ہم پہلا مطالبہ یہ کرتے ہیں۔ قرآن شریف کی عزت رکھنا تمہارے اختیار میں ہے۔ تمہیں پردہ میں جو دقت اور مشکلات نظر آتی ہیں۔ یا

اسلامی اصول کے خلاف

نظر آتی دکھائی دیتی ہیں۔ ان کے متعلق گفتگو کرو۔ بحثیں کرو۔ اور ایک نتیجہ پر پہنچ کر جو شبہات لوگوں نے پیدا کرنی چاہی

ان کو دُور کرو۔ یہ بے شک تمہارا حق ہے۔ اور تمہیں اس سے کوئی روک نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک دفعہ امرتسر یا لاہور کے سٹیشن پر پھر رہے تھے۔ اور حضرت ام المومنین رضؓ کو ساتھ لیا ہوا تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ احمدیت سے پہلے وہابی تھے۔ پھر نیچری خیال کے ہوئے۔ سرسید کے بہت معتقد ہو گئے تھے۔ پھر احمدی تو ہوئے۔ مگر ان کی طبیعت پر پرانے خیالات کا اثر زیادہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہاں ٹہلتے ہوئے دیکھ کر انہیں خیال آیا۔ کہ اب خبر نہیں کیا ہو جائے گا۔ لوگ اعتراض کریں گے۔ اس زمانہ میں تو عورت کا باہر برقع میں نکلنا بھی عیب سمجھا جاتا تھا۔ کجا یہ کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ ٹہل رہی ہو۔ چنانچہ وہ گھبرائے ہوئے

حضرت خلیفہ اول رضؓ

کے پاس گئے۔ مجھے حضرت خلیفہ اول رضؓ نے یہ واقعہ خود سنایا تھا۔ کہنے لگے۔ مولوی عبدالکریم صاحب میرے پاس آئے اور آکے کہا۔ کہ کتنا ظلم ہو گیا ہے۔ اب کل دیکھئے سارے اخباروں میں شور پڑا ہوا ہوگا۔ میں نے کہا کیا ظلم ہو گیا ہے۔ کہنے لگے دیکھئے مرزا صاحبؑ کو تو پتہ ہی نہیں۔ وہ تو اپنے خیال میں محو رہتے ہیں۔ کوئی مسئلہ ہی سوچ رہے ہوں گے۔ یا کسی اور طرف متوجہ ہوں گے۔ اور دیکھئے ساتھ ساتھ بیوی صاحبہ کو لے کر ٹہل رہے ہیں۔ اب کیا ہو جائیگا۔ انہوں نے کہا پھر آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ کہنے لگے آپ جائیے اور جا کر ان کو سمجھائیے۔ کہ حضور کیا کر رہے ہیں۔ کل کو تمام دنیا میں شور پڑ جائیگا۔ کہنے لگے میں نے کہا۔ مولوی صاحب میں تو کہتا نہیں۔ اور نہ مجھ میں جرأت ہے۔ اور اگر کہہ لیں گے۔ تو آگے کونسی لوگوں نے ہماری عزت باقی رکھی ہوئی ہے۔ اور پھر اس میں حرج کیا ہے۔ اس پر وہ بڑے

جوش میں آ گئے

اور کہنے لگے آپ کو یہ خیال ہی نہیں ہے۔ کہ کس طرح جماعت کی بدنامی ہوگی۔ اور پھر آپ غصہ سے گئے اور جا کر حضرت صاحب سے کچھ کہا۔ آپ فرماتے تھے۔ جب مولوی صاحب لوٹے۔ تو میں نے شکل دیکھ کے سمجھا کہ کوئی اچھی بڑی جھاڑ پڑی ہے۔ سر جھکایا ہوا تھا۔ اور خاموش چلے آ رہے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کے کہا۔ کہ مولوی صاحب کہہ آئے کہنے لگے "ہاں کہہ آئے"۔ میں نے کہا پھر مرزا صاحبؑ نے کیا جواب دیا۔ آپ فرماتے تھے میں دیکھ رہا تھا۔ کہ جب انہوں نے بات کی۔ تو حضرت صاحب کھڑے ہو گئے۔ حضرت صاحب کی عادت تھی۔ کہ جس وقت کوئی بات قابل اعتراض یا قابل تشریح ہوتی تھی۔ تو کھڑے کھڑے زمین پر اپنی سوٹی رکھ کے اسے رگڑتے تھے۔ میں نے آپ کو سوٹی رگڑتے ہوئے دیکھا تھا۔ جس سے میں سمجھ گیا۔ کہ حضرت صاحبؑ نے جوش میں کوئی بات کی ہے۔ بہرحال جب میں نے پوچھا کہ کیا ہوا) کہنے لگے۔ جب میں نے کہا۔ تو مرزا صاحب نے میری طرف مڑ کے دیکھا۔ اور کہا۔ مولوی صاحب مخالف کیا لکھیں گے۔ کیا یہ کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کو جبکہ وہ برقعہ میں تھی۔ لے کر ٹہل رہے تھے۔ بس یہ کہہ کر آگے چل دیئے۔ آپ نے کہا۔ یہی میں آپ کو کہہ رہا تھا۔ کہ آخر ہوا کیا۔ خاوند اپنی بیوی کو جو پردہ میں ہے لے کر ٹہل رہا ہے۔ اس میں قابل اعتراض بات کونسی ہے۔ تو کئی چیزیں ایسی تھیں۔ جن کو لوگوں نے بالکل تمسخر بنایا ہوا تھا۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دلی میں دیکھا ہے۔ کہ ارد گرد پردہ کر کے ڈولی آئی۔ پھر ڈولی کے گرد پردہ کیا۔ اور پھر عورت کو اندر بٹھایا۔ یہ ساری باتیں لغو ہیں۔ لیکن اس کا ردّ عمل یہ تو نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ تم اپنے باپ دادا کی سزا خدا کو دینا شروع کر دو۔ تمہارے باپ دادوں نے تم پر ظلم کئے۔ تمہارے باپ دادوں نے تم کو قید کیا۔ تمہارے باپ دادوں نے تمہیں ایسی حالت میں رکھا۔ جو جانوروں سے بھی بدتر تھی۔ تمہیں چڑیا خانہ میں رکھا۔ لیکن کیا اس کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ تم خدا کے حکم کو رد کر دو گی۔

یہ تو بالکل وہی بات ہے

جیسے کہتے ہیں کہ کوئی نمبردار کسی جلاہے کا برتن مانگ کر لے گیا۔ اور پھر اس نے وقت پر اس کو واپس نہ کیا کچھ مدت انتظار کرنے کے بعد جلاہا نمبردار کے گھر گیا۔ تا کہ اپنا برتن واپس لے۔ وہ گیا تو اتفاقاً اسی کے برتن میں (وہ کٹورہ تھا جسے پنجابی میں چھنا کہتے ہیں) وہ سالن ڈال کے کھا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر اس کو اور آگ لگ گئی۔ پہلے تو اسے یہی غصہ تھا۔ کہ اتنی دیر ہو گئی۔ اس نے برتن واپس نہیں کیا۔ اب اس برتن میں اسے سالن کھاتے دیکھ کر اسے اور غصہ چڑھا۔ اور کہنے لگا۔ "اچھا نمبردار۔ یہی سہی۔ تو مجھ سے کٹورا مانگ کر لایا تھا۔ اور واپس نہ کیا۔ بلکہ اس میں سالن ڈال کر کھا رہا ہے۔ اب میرا بھی نام بدل دینا اگر میں تم سے برتن مانگ کر نہ لے جاؤں اور اس میں غلاظت ڈال کر نہ کھاؤں۔ اپنی طرف سے اس نے سمجھا۔ کہ میں نے اس کو سزا دی ہے۔ مگر اصل سزا خود اپنے نفس کو دی تھی۔ اسی طرح اگر تم بھی کرتے ہو۔ تو یہ

حماقت کی بات

ہے۔ تم نے اپنے باپ دادوں کو جو سزا دینی ہے۔ دے لو۔ خدا تعالےٰ کو کیوں سزا دینا چاہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو حکم بھی دیا ہے۔ خیر والا دیا ہے۔ بہتری والا دیا ہے۔ اللہ اس کے نتائج یقیناً

بڑے بابرکت

ہیں۔ لیکن جو تمہیں تمہارے باپ دادا نے دکھ دیا تھا۔ اسی کی جگہ پر تم یہ کر رہی ہو۔ کہ تم نے خدا تعالیٰ کے احکام کو توڑنا شروع کر دیا ہے

مردوں کی ذمہ داریاں

فرمایا:۔ میں اس موقع پر خصوصیت کے ساتھ ان

مردوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں

جو فوجی ہیں۔ فوجیوں میں سے پچاس فی صدی افسر ایسے ہیں۔ جن کی بیویوں نے پردہ چھوڑ رکھا ہے۔ اور جب ان کی بیویوں کو سمجھایا جائے۔ تو کہتی ہیں کیا کریں۔ ہمارے خاوند کہتے ہیں۔ کہ اس کے بغیر ترقی نہیں ہوتی۔ جب تک تم مجلسوں میں نہیں آؤ گی۔ دعوتوں میں نہیں آؤ گی۔ ہمارے افسر ہمارے متعلق سمجھیں گے۔ کہ یہ کوئی اچھا مہذب افسر نہیں ہے۔ اور اس کی وجہ سے وہ ہم کو اعلیٰ ترقی نہیں دیں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک حد تک ایسا ہوتا بھی ہے۔ گو یہ بہت زیادہ مبالغہ ہے۔

میرے ایک عزیز

جو فوت ہو گئے ہیں۔ ریلوے کی تعلیم پا کر انگلینڈ سے آئے۔ تو میں نے ان کے لئے کوشش کی۔ کہ وہ کہیں ملازم ہو جائیں۔ اتفاق ایسا ہوا۔ کہ ان کی نظر میں کچھ نقص نکلا جس کی وجہ سے گورنمنٹ ریلوے میں وہ نہیں آ سکے۔ پھر ایک انگریز افسر جو بڑے عہدہ پر تھا۔ اس نے یہ دیکھ کر کہ یہ ولایت سے پڑھ کے آیا ہے۔ اس کو نقصان پہنچا ہے۔ وعدہ کیا۔ کہ میں بنگال ریلوے میں جو اس وقت تک گورنمنٹ نے ابھی خریدی نہیں تھی۔ اسے ملازم کروا دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے سفارش لکھ کے بھیجی۔ کہ اس کو وہاں نوکر رکھ لیا جائے۔ یہ وہاں گئے۔ اور پھر واپس آ گئے میں نے پوچھا کیا ملازم ہو گئے۔ تو وہ کہنے لگے۔ نہیں۔ میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے۔ وہاں جو دو افسر انٹرویو کے لئے بیٹھے تھے۔ انہوں نے جاتے ہی مجھ سے یہ سوال کیا۔ کہ

تمہاری بیوی پردہ کرتی ہے

میں نے کہا۔ میری تو شادی ہی نہیں ہوئی۔ اور اگر ہوتی بھی تو میں اس سے پردہ کراتا۔ میں نے کہا تمہیں یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ اتنا کہہ دیتے۔ کہ میری شادی نہیں ہوئی۔ کہنے لگے اس کے بعد امرتسر کا ایک اور شخص پیش ہوا۔ وہ ایک بڑا افسر ہو کے غالباً (بھی ریٹائر ہوا ہے) اور ہنستا ہوا واپس آیا۔ کہنے لگا دیکھو تم نے یہ بیوقوفی کی تھی۔ میری بھی ابھی شادی نہیں ہوئی۔ لیکن جب انہوں نے مجھ سے یہ سوال کیا۔ تو میں نے کہا ہاں صاحب۔ میری بیوی ہے۔ اور وہ ٹینس کلب میں جا کے کھیلتی ہے۔ اور ناچتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کو فوراً رکھ لیا۔ اور ان کو رد کر دیا۔ میں نے کہا تمہاری تو بیوی ہی کوئی نہیں تم نے یہ کیا کیا۔ وہ کہنے لگا نہیں ہے تو کیا ہوا۔ مجھے یہ تو حکم نہیں دے سکتے۔ کہ نوکری کے بعد اپنی بیوی کو ضرور بلاؤ۔ اور جب میری شادی ہو جائیگی۔ تو میں نے اس سے پردہ کروانا ہی نہیں۔

یہ شکایات زیادہ تر

فوجی افسروں کے متعلق

ہیں۔ ایک دن ایک عورت آتی ہے۔ یا اس کے رشتہ دار آتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ وہ خوب پردہ کرتی ہے۔ اور پھر دو مہینے کے بعد وہی بے پردہ ہو جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ تو ہم نے ایسا دیکھا ہے۔ کہ شادی کے بعد دس دس پندرہ پندرہ سال فوج میں گذارے ہیں۔ اور پردہ ہوا ہے۔ لیکن جب ترقی کا سوال آیا۔ کہ شاید اب کرنیلی کے اوپر بریگیڈیر ہو جائیں۔ تو پردہ چھوڑ دیا۔ گویا وہ بیوی کی بھیک سے بریگیڈیر بننا چاہتے ہیں۔ اسی طرح اور کئی چیزیں ہیں۔ میں مثال نہیں دیتا۔ ورنہ ان لوگوں کے نام ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور وہ پکڑے جاتے ہیں۔ بہرحال ایسی ایسی باتیں دیکھی گئی ہیں۔ جو حیرت انگیز ہیں۔ اگر تو کوئی شخص یہی کہتا۔ کہ چلو میں ان باتوں کو نہیں مانتا۔ تو اس میں بھی کم سے کم کچھ وقار تو ہوتا ہے۔ مگر بیوی کو ان کی جھولی میں ڈال کر یا اپنی بھیک کے ٹھیکرے میں بیوی ڈال کر اپنی ترقی لینی یا اپنی عزت لینی بہت ہی

چھچھوری اور ذلیل بات ہے

یہ چیز ہے جس کی طرف میں خصوصیت کے ساتھ عورتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اور ساتھ ہی مردوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ذرا ہمت کریں جن کو ترقیاں نہیں ملتیں ان کو پھر بھی نہیں ملتیں۔ آخر کیا سارے کرنیل جرنیل ہو گئے ہیں۔ کیا سارے میجر جنرل۔ لیفٹیننٹ جنرل ہو گئے ہیں۔ کیا سارے لیفٹیننٹ جنرل فل جنرل ہو گئے ہیں۔ تم یہ کیوں خیال کرتے ہو۔ کہ تمہاری بیوی کے پردے کی وجہ سے تم فل جرنیل نہیں ہوئے۔ تم یہ کیوں خیال کرتے ہو۔ کہ تمہاری بیوی کے پردے کی وجہ سے تم لیفٹیننٹ جنرل نہیں ہوئے۔

تم یہ کیوں خیال کرتے ہو

کہ تم بریگیڈیر سے میجر جنرل صرف پردہ کی وجہ سے نہیں ہوئے۔ کہنے والے تمہیں دھوکا دینے کے لئے بیسیوں باتیں کہہ دیتے ہیں۔ اسی طرح کوئی یہ بھی کہہ دیتا ہوگا کہ جناب آپ کی بیوی چونکہ پردہ کرتی ہے۔ اس لئے آپ کی طرف افسروں کی توجہ نہیں

لیکن یہ

یاد رکھو

کہ ایسے معاملات کے ساتھ کچھ

وقار کی حس

بھی وابستہ ہوتی ہے۔ اگر تم کسی کے اندر یہ عیب دیکھو۔ تو اس کو بڑی محبت اور ہوشیاری کے ساتھ سمجھاؤ۔ بیوقوفی سے

مت سمجھاؤ کیونکہ یہ نقص تبھی پیدا ہوتا ہے جب وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی بڑا عہدہ ملے اور اس وجہ سے انہوں نے پہلے سے ہی اپنا ایک بڑا مقام قائم کیا ہوا ہوتا ہے ۔ ۔ ۔

خالد کا شاندار خلافت نمبر

یکم مارچ ۵۸ء کی صبح کو نہایت آب و تاب سے منظر عام پر آرہا ہے

ادارہ خالد کی تازہ پیش کش۔

جس کے ایک ایک صفحہ کا مطالعہ دامن خلافت سے وابستہ ہے۔ ہر احمدی کو ● علم ● عمل اور ● عرفان کی جدید اور نئی منزلوں کی طرف راہنمائی کرنے کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ

اس بلند پایہ علمی اور ادبی شمارہ کے مندرجات کی ایک جھلک :-

حضرت امیر المومنین کا درد انگیز پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک عہد خلافت کی اکتالیسویں سالگرہ

ارض و سماء کے خالق اور حاکم اعلےٰ کا فرمان شاہی۔

سید الکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حیرت انگیز پیشگوئی۔

خدا تعالےٰ کی ازلی سنت

سلسلہ احمدیہ میں دور خلافت کا آغاز

خلافت ثانیہ کے قیام کا ایمان افروز نظارہ

تخت خلافت پر متمکن ہوتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین کا پہلا خطاب عام

خلافت (نظم)

حقہ آرائے خلافت وہی محمود ہے آج (نظم)

ایام اللہ میں سے ایک تاریخی دن

فضل عمر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حضور میں (نظم)

آسمانی خلافت کے پانچ ستارے

ظلمت نصیب دل کے سہارے ہیں۔ آپ ہی (نظم)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی حیات طیبہ پر ایک نظر

ہمارا آقا بیگانوں اور اپنوں کی نظر میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا انقلاب انگیز لٹریچر

ایک انسان کی محنت۔ ہمت اور نصرت (نظم)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے الہامات

علامات خلافت

نقشہ عالم پر تبلیغ اسلام کی حیرت انگیز مہم کا سرسری جائزہ

عزل خلفاء

حضرت امیر المومنین کے وہ مایۂ ناز شاگرد

خوش قسمت۔ بدقسمت (بچوں کا صفحہ)

انیس سالہ نوجوان

نوٹ:- یہ نمبر نہایت محدود تعداد میں شائع کیا جا رہا ہے۔ آج ہی اپنا آرڈر بک کرا لیجئے۔

ضخامت ۴۴ صفحات قیمت صرف (۶/) چھ آنے

(منیجر رسالہ خالد)

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کے بارہ میں جملہ قائدین کرام کے لئے

ایک ضروری اعلان

گذشتہ دنوں الفضل میں اعلانات کے ذریعہ جملہ قائدین کرام کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی۔ کہ امسال شوریٰ اور مجلس عاملہ مرکزیہ نے ربوہ دوڑنگ کلب کو ترقی دینے اور شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کی سالانہ کی سکیم (جس میں مرکزی طور پر ٹورنامنٹوں کا انعقاد بھی شامل ہے) کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اڑھائی ہزار روپیہ بطور عطیہ جمع کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ اس مقصد کے لئے شعبہ ہذا کی طرف سے جلسہ سالانہ پر عطیہ بکس چھپوائی گئی تھیں۔ بعض مجالس نے جلسہ کے ایام میں ہی اپنے نمائندگان کے ذریعہ اس سلسلہ میں اچھی خاصی مدد فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اور کچھ کتابیں ان نمائندگان کے ذریعہ مجالس میں منگوا لیں۔ اور بعض مجالس کے عہدیداران نے خطوط لکھکر یہ کتابیں منگوا لیں۔ چنانچہ اسی بناء پر جملہ قائدین کرام سے بذریعہ اعلانات خواہش کی گئی کہ وہ خود بخود اس کار خیر کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ مگر افسوس ہے کہ ان اعلانات کے نتیجہ میں سوائے ملتان شہر کی مجلس کے کسی دوسری مجلس کو اس طرف توجہ دینے کی توفیق نہیں ملی۔ لہذا اب پھر درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اس خدمت کے لئے اعتماد یقین اور بھروسہ کے ساتھ ہاتھ بڑھائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ضرور آپ حضرات کی اس میں مدد فرمائیگا نیز بعض قائدین کرام کی خدمت میں یہ عطیہ بکس، مرکز کی طرف سے فردی طور پر بھجوائی جا رہی ہیں۔ لہذا ان سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ رسیدگی کی تاریخ سے لے کر ایک ماہ کے اندر اندر یہ کتابیں ختم کر کے جمع شدہ رقوم اور ختم شدہ کتابیں مرکز میں بھجوانے کی بھی سعی فرمائیں گے

(مہتمم ذہانت و صحت جسمانی)

"خدام الاحمدیہ مرکزیہ"

آمد مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ

— از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس —

نوٹ:- یہ نظم ربوہ میں جلسہ مصلح موعود کے موقعہ پر پڑھی گئی۔

للہ الحمد وہ نگار آیا — مہربان آیا غمگسار آیا
جس کی مشتاق دید تھی آنکھیں — دل تھے جس کے امیدوار آیا
وہ پئے گلشنِ خزاں دیدہ — صورتِ ابرِ نوبہار آیا
"چل رہی ہے نسیم رحمت کی" — حبّذا وقتِ خوشگوار آیا
باغِ دیں سے خزاں نے کوچ کیا — گُل کھلے موسمِ بہار آیا
باعثِ انبساط و راحتِ جاں — دل نواز و وفا شعار آیا
کون! محمود مصلح موعود — فضل و احسان سے ہمکنار آیا
مجمعِ علم و عظمت و دولت — صاحبِ عزّ و افتخار آیا
وہ حلیم اور وہ ذہین و فہیم — وہ مدبّر وہ بُردبار آیا
ہے زبانوں پہ آج صلِّ علیٰ — وہ محمدؐ کا جاں نثار آیا
برکتیں جس سے پائیں گی قومیں — رحمتیں وہ لے کے بے شمار آیا
حسن و احسان میں وہ نظیرِ مسیح — وہ علاجِ قلوبِ زار آیا
مژدہ اے طالبانِ حق مژدہ — وہ مسیحائے روزگار آیا
فتح نے بڑھ کے چوم لی ہر رکاب — لشکرِ دیں کا شہسوار آیا

شمس دنیا میں نور پھیل گیا
لمعۂ حسنِ کردگار آیا

دارالافتاء کی طرف سے ضروری اعلان

دارالافتاء میں عموماً ایسے استفتاء آتے رہتے ہیں۔ جن کا تعلق پرسنل لاء سے ہٹ کر سوسائٹی کے عام اخلاقی معاشی اور روحانی مسائل سے ہوتا ہے۔ اس قسم کے مسائل میں انفرادی فتوی سے بعض نادان یا شریر طبع لوگ بے مقصد تنقید کے لئے بہانے تلاش کر سکتے ہیں۔ حالانکہ فروعی مسائل سے زیادہ اہم جماعتی تنظیم اور قومی اتحاد ہے۔ ماضی میں اس اہمیت کے عدم اعتماد کی وجہ سے مسلمانوں کی یکجہتی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ اور بعض نہایت ہی ادنیٰ مسائل کی وجہ سے مسلمانوں کا قومی اتحاد پارہ پارہ ہو گیا۔ دراصل اس قسم کے مسائل کے لئے ضرورت پڑنے پر جماعت کے نظام تعلیم و تربیت یا وکالت تبشیر کو لکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان مسائل کے عملی پہلو کی یہی تنظیم ذمہ دار ہے۔ اور اگر ضرورت پیش آئے۔ تو یہ مرکزی محکمے مسئلہ کے شرعی پہلو کے متعلق دارالافتاء سے وضاحت حاصل کر سکتے ہیں۔

(مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

دارالقضاء کا اعلان

بمطالبہ ملک برکت علی صاحب منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات از ملک مبارک احمد صاحب لالہ موسیٰ ضلع گجرات فریقین کے مسلمہ ثالث نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سلیمہ بیگم مرحومہ کے کل ترکہ مالیتی ۳۰۴۱/۰ روپے کا نصف مبلغ ۱۵۲۰/۰ روپے ملک مبارک احمد صاحب ملک برکت علی صاحب کو ادا کریں۔ چونکہ ملک مبارک احمد صاحب کو عام طریق پر اس کی اطلاع نہیں ہو سکی۔ اسلئے بذریعہ اعلان اخبار انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔

(ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مختلف مقامات پر

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسے

حلقہ مارٹن روڈ کراچی

مؤرخہ ۲۰ فروری بعد نماز فجر مسجد احمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی میں مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور عہد نامہ دہرانے کے بعد درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام اولاد کے بارے میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد زعیم حلقہ نے پیشگوئی کی الہامی عبارات بطور تعارف کے پڑھ کر سنائی اور حلقہ کے دو خدام نے علی الترتیب کمالات مصلح الموعود کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے وجود میں پورا ہونا اور حضرت مصلح الموعود کے کارنامے کے عنوان پر دلچسپ تقاریر کیں۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۵ء ایک خادم نے پڑھ کر سنایا۔ آخر میں زعیم حلقہ نے پیشگوئی کی اہمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن مجید میں یاجوج اور ماجوج کے فتنہ کے دور میں ایک وعدالحق کی خبر ہے اور پیشگوئی مصلح الموعود کا یہ مقصد ہے کہ

"تا حق اپنی برکتوں کے ساتھ آجائے
اور باطل اپنی نحوستوں کے ساتھ
بھاگ جائے"

نیز مصلح الموعود کا ایک نام "مظہر الحق" بھی ہے پس پیشگوئی موجودہ دور میں اسلام کی اشاعت ثانیہ کے لئے کی گئی ہے۔ اس کے بعد جناب قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے دعا کرائی کہ اللہ تعالےٰ ہمارے امام المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ اور ہمیں حضور کے ارشادات پر صدق دل سے عمل کرنے والا بنائے۔ آمین۔

بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح الموعود کے متعلق سبز اشتہار والی اس عبارت کی تعمیل میں کہ "خوش ہو اور خوشی سے اچھلو" مسجد کے احاطہ میں خدام اور اطفال کا اچھلا کود کا مقابلہ کرایا گیا۔

جملہ خدام اور اطفال نے نہایت دلچسپی اور خوشی کے ساتھ پروگرام میں حصہ لیا۔ کھیلوں کے بعد عہد دہرا کر کارروائی ختم کی گئی۔

مرزا محمد افضل نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ
حلقہ مارٹن روڈ کراچی

لجنہ اماء اللہ کراچی

۲۰ فروری بروز اتوار بوقت دو بجے دن لجنہ اماء اللہ کراچی نے جلسہ مصلح موعود زیر صدارت محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ منعقد کیا جس میں محترمہ مبارکہ نیر صاحبہ۔ محترمہ حفیظ الرحمٰن صاحبہ۔ محترمہ امۃ السلام اختر صاحبہ۔ قمر النساء کلثوم بیگم۔ فرحت اختر و ناصرہ بیگم صاحبہ نے نہایت واضح الفاظ میں پیشگوئی مصلح موعود پر روشنی ڈالی۔ نیز دور مصلح موعود میں جماعت احمدیہ و لجنہ اماء اللہ کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ مصلح موعود کے متعلق چند بہنوں نے نہایت خوش الحانی سے نظمیں بھی پڑھیں آخر میں مولوی عبد المالک صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر روشنی ڈالی۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی درازی عمر اور جماعت کی ترقی کے لئے دعا کی گئی۔ بعد دعا، اجلاس برخاست ہوا۔

رپورٹ لجنہ اماء اللہ کراچی

چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

مؤرخہ ۲۰ فروری کو بعد از نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ مصلح موعود جناب ڈاکٹر غلام قادر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد ماسٹر سید علی صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھے اور ساتھ ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا مصلح موعود کے متعلق پڑھ کر سنایا۔

ازاں بعد خاکسار محمد ابراہیم شاد نے مصلح موعود کی پیشگوئی کی غرض و غایت کو بیان کرتے ہوئے مفصل طور پر مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے کارناموں کا ذکر کیا۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

محمد ابراہیم شاد احمدی سیکرٹری
جماعت احمدیہ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

کھتووالی چک ۳۱۲ ج۔ب ضلع لائلپور

مؤرخہ ۲۰ فروری ۵۵ء کو جماعت احمدیہ کھتووالی چک ۳۱۲ ج۔ب ضلع لائلپور میں زیر صدارت چودھری سردار خانصاحب پریذیڈنٹ مقامی جماعت جلسہ مصلح موعود ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اس کے بعد مولوی منیر احمد صاحب مربی فاضل نے پیشگوئی مصلح موعود پر وضاحت سے روشنی ڈالی اور آخر میں خاکسار نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔

محمد امین شاہ دیہاتی مبلغ کھتووالی چک ۳۱۲ ج۔ب

لیہ ضلع مظفر گڑھ

مؤرخہ ۲۰ فروری بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ لیہ میں جلسہ مصلح موعود زیر صدارت چودھری فضل الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ منعقد ہوا۔ محترم ماسٹر امیر عالم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنائی۔ اور اس کی تفصیل بیان فرمائی۔ خاکسار نے حضرت مصلح موعود کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازی عمر کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔ اور جلسہ بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔ (چودھری محمد اسحاق جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ لیہ ضلع مظفر گڑھ)

ننکانہ صاحب

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء مسجد احمدیہ ننکانہ صاحب زیر صدارت مولوی محمد شفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرمی امیر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اور پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنائی۔ بعد میں مولوی سعید احمد صاحب اظہر قریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ بعدہٗ خاکسار نے تقریر کی۔ محمد کریم ابن امیر صاحب نے ایک مضمون مصلح موعود کی شان میں پڑھ کر سنایا۔ پھر صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ حضور کی درازی عمر اور صحت کے لئے دعا کی گئی۔ خاکسار محمد علی نجومی قائم مقام سکرٹری انصار اللہ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب

گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا

مورخہ ۲۰/۲/۵۵ کو بعد نماز ظہر جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت مخدوم محمد ایوب صاحب ہوا۔ جلسہ میں مستورات نے بھی شرکت کی۔ کارروائی جلسہ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد ملک محمد بشیر صاحب نے حضرت مصلح موعود کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ ملک محمد احمد صاحب نے مصلح موعود کے عہد میں اشاعت دین کی تکمیل پر کافی روشنی ڈالی۔ حافظ بشیر احمد صاحب نے مصلح موعود کے عہد میں تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے متعلق تقریر کی۔ صاحب صدر نے مصلح موعود کے ذہین فہیم ہونے پر مدلل تقریر فرمائی۔ اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ محمد خلیل الرحمٰن سکرٹری مال جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ۔

محمود آباد جہلم

مورخہ ۲۰ فروری ۵۵ء کو مصلح موعود کا جلسہ ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن شریف کے بعد جلسہ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد ملک بشیر احمد صاحب نے ایک مفصل مضمون پڑھ کر سنایا۔ جلسہ دعا کے بعد ختم ہوا۔ محمد شریف قائد مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد جہلم۔

چک ۲۷۰ (سندھ)

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد افتتاحی تقریر عبد الخالق صاحب ایاز نے کی۔ ازاں بعد الفضل سے پیشگوئی کے الہامی الفاظ کا مضمون عبد الکریم صاحب نے پڑھا۔ عبد الخالق صاحب ایاز نے حضور اقدس کی چند ایک مشابہتیں حضرت عمر رضؓ سے بیان کیں۔ خاکسار نے حضور اقدس کی چند ایک تحریکوں کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار صوفی غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۷۰/۸ کا چیلو ضلع تھرپارکر سندھ۔

فیروز والہ

جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰/۲/۵۵ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد خاکسار (سید عبد السلام) نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ "پیشگوئی مصلح موعود کی شان و عظمت اور اس کا حقیقی مصداق" کے موضوع پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا۔ کہ یہ پیشگوئی درحقیقت اسلام کی صداقت کو اس زمانہ میں ثابت کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ جس کا حقیقی مصداق آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود باجود کی صورت میں ہم میں موجود ہے۔ اور آپ میں وہ تمام علامات پائی جاتی ہیں۔ جن کا اظہار پیشگوئی میں کیا گیا ہے۔ بالآخر بخیر و خوبی دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا۔ سید عبد السلام سکرٹری جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ۔

چک ۹۸ شمالی سرگودھا

۲۰/۲/۵۵ کو بوقت عشاء جلسہ مصلح موعود مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ ازاں بعد حافظ فتح محمد صاحب قاری نے حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی صفات مندرجہ الہام اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی روشنی میں بیان فرمائیں۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے کارناموں پر تقریر کی۔ جلسہ میں جماعت کے جملہ مرد و زن اور اطفال شامل تھے۔ خاکسار ملک غلام نبی امیر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔

بھوئیوال ضلع شیخوپورہ

یوم مصلح الموعود کی تقریب پر جماعت احمدیہ بھوئیوال ضلع شیخوپورہ نے مسجد میں یوم مصلح الموعود منایا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم چودھری عبد الرب صاحب غیرت انسپکٹر بیت المال نے پیشگوئی کے متعلق تقریر فرمائی۔ خاکسار (چودھری) عمر الدین جماعت احمدیہ بھوئیوال ضلع شیخوپورہ۔

اولاد نرینہ - ابتدا حمل ہی اسکے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے
قیمت مکمل کورس بیس روپے
دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

عالمگیر امن کے لئے پاکستان اور ٹرکی کے درمیان باہمی تعاون کا وسیع میدان موجود ہے (جلال بایار)

لاہور میں صدر ترکیہ کا پُرجوش خیر مقدم

لاہور ۲۴ فروری۔ زندہ دلانِ لاہور نے کل صدر جمہوریہ ترکیہ محمود جلال بایار کے خیر مقدم کے سلسلہ میں ترکیہ کے لئے اپنی تاریخی عقیدت کا پُرجوش مظاہرہ کیا۔ لاکھوں لوگ معزز مہمان کو ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے صبح ریلوے سٹیشن سے گورنمنٹ ہاؤس تک اور پھر بعد دوپہر گورنمنٹ ہاؤس سے شالامار باغ تک مختلف سڑکوں پر گھنٹوں کھڑے رہے۔ اور جب وہ سبز رنگ کی کھلی کار میں گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی کے ہمراہ گزرے تو زندہ باد پائندہ باد کے پُرجوش نعرے لگائے گئے۔ مہمانِ عظیم نے کار میں کھڑے ہو کر لوگوں کو خندہ پیشانی سے سلام کر کے ان کے جذبۂ عقیدت کا اعتراف کیا۔ پروگرام کے مطابق صدر جمہوریہ ترکیہ محمود جلال بایار اپنی بیگم صاحبہ اور دوسرے رفقاء کے ہمراہ پشاور سے سپیشل ٹرین میں لاہور پہنچے۔ پاکستان کے وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا اور پاکستانی سفیر مقیم ترکیہ میاں امین الدین بھی اپنی بیگمات کے ہمراہ معزز مہمان کے ساتھ ہی لاہور آئے ہیں۔

تحصیل کوئٹہ میں بارکوں کی تعمیر شروع ہو گئی

کوئٹہ ۲۴ فروری۔ تحصیل کوئٹہ میں ۵۷ بارکوں کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ ان بارکوں میں ان دس دیہات کے لوگوں کو رکھا جائے گا۔ جن کے مکانات کو زلزلے کے جھٹکوں کی وجہ سے شدید نقصان پہنچا ہے۔ کل ہزار کمبل بھی کوئٹہ پہنچ گئے۔ آج سے ان کمبلوں کی مفت تقسیم شروع ہوئی۔

ڈھاکہ میں حالات معمول پر آ رہے ہیں

ڈھاکہ ۲۴ فروری۔ حکومت مشرقی بنگال نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ڈھاکہ یونیورسٹی اور دیگر تعلیمی ادارہ میں حالات بڑی تیزی سے معمول پر آ رہے ہیں۔ کسی جگہ بھی طلباء نے پکٹنگ کی کوئی خاص کوشش نہیں کی۔ کل پکٹنگ کے سلسلہ میں صرف ایک طالب علم کی گرفتاری عمل میں آئی۔ کل پولیس نے تین اور آدمیوں کو اس وعدے پر رہا کر دیا کہ وہ آئندہ قانون کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔ اضلاع کے کالجوں میں حالات بالکل معمول پر آ چکے ہیں۔

مشرقی بنگال مسلم لیگ کی نئی مجلس عاملہ

ڈھاکہ ۲۴ فروری۔ مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے نئے صدر مسٹر اکرم خاں نے اپنی مجلس عاملہ کا اعلان کر دیا ہے۔ مجلس عاملہ ۲۱ ممبران پر مشتمل ہے۔

اس موقعہ پر جناب معتصم ہدایت اللہ اور اخوند محمد عبدالقادر صاحب نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اور اس طرح یہ اجلاس جو مکرم چودھری محمد علی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تعلیم الاسلام کالج میں یوم غالب کی تقریب

ربوہ ۲۴ فروری۔ کل بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام "یوم غالب" کی تقریب بڑے اہتمام سے منائی گئی۔ اس سلسلہ میں باقاعدہ ایک اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں بزم کے بعض اراکین اور ممبران اسٹاف نے غالب کی شاعری اور نثر نگاری پر بلند پایہ مقالات پڑھے۔ ان میں سے جناب مطیع اللہ صاحب درد کا مقالہ "غالب خطوط کے آئینہ میں" اور جناب محبوب عالم صاحب خالد کا مقالہ "غالب کی شوخ نگاری" خاص اہمیت کے حامل تھے۔ علاوہ ازیں جناب جنید ہاشمی صاحب نے اپنے "تعارفی" مقالہ میں غالب کی زندگی کے مختلف ادوار نہایت مؤثر پیرائے میں بیان کئے۔ اسی طرح پرویز پروازی صاحب کی غزل جو انہوں نے غالب کی ایک غزل کی زمین میں کہی گئی تھی۔ کافی کامیاب رہی۔ اس

امریکہ پاکستان میں دیہی امداد کی ترقی کیلئے ۸ کروڑ ۱۶ لاکھ ڈالر دیگا

حکومت پاکستان ۱۵ لاکھ ڈالر خود خرچ کرے گی

کراچی میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہو گئے

کراچی ۲۴ فروری۔ پاکستان میں دیہی امداد کی ترقی کی رفتار تیز تر بنانے کے لئے امریکہ پاکستان کو ۸ کروڑ ۱۶ لاکھ ڈالر کی مدد دے گا۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان خود بھی دیہی امداد کی ترقی کے منصوبوں پر تقریباً ۱۵ لاکھ ڈالر خرچ کرے گی۔ کراچی میں اس سلسلے میں حکومت امریکہ اور پاکستان کے درمیان معاہدے پر دستخط ہو گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ رقم زرعی پیداوار میں توسیع۔ صحت عامہ کی ترقی اور دیہاتوں میں خواندگی پھیلانے پر خرچ کی جائے گی۔ اس سال کے آخر تک تربیتی مرکزوں سے تقریباً سات سو مستر دیہی کارکن تربیت حاصل کر لیں گے جن کو دیہی ترقی کے منصوبوں پر عمدہ رنگ کرنے کے سلسلہ میں تین ہزار آٹھ سو پچاس دیہاتوں میں بھیجا جائے گا۔

اس سال لائلپور میں دیہی امداد کی تربیت کا ایک مرکز قائم کیا جا رہا ہے۔ اور اس طرح اب پاکستان میں دیہی امداد کے مرکزوں کی کل تعداد ۹ ہو جائے گی

اس معاہدہ کے تحت مشرقی پاکستان میں ۲۰ ٹیوب ویل بھی لگائے جائیں گے۔ تاکہ وہاں کے عوام کو صاف پانی مل سکے۔

بنکاک میں "سیٹو" کے رکن ملکوں کی کانفرنس شروع ہو گئی

بنکاک ۲۴ فروری۔ آٹھ رکن اقوام پر مشتمل جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم کی کونسل کا پہلا اجلاس کل یہاں شروع ہو گیا۔ افتتاحی اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جنوب مشرقی ایشیا کا دفاعی معاہدہ۔ چھوٹی اور بڑی قوموں کے درمیان ایک ایسے سمجھوتہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ جو مساوات اور رفاقت کار کی بنیاد پر مشترکہ مقاصد اور تصورات کے حصول کے لئے طے پایا ہے۔

انہوں نے کہا یہ معاہدہ رکن اقوام کے حقوق ان کی ذمہ داریوں اور ان کے باہمی تعلقات میں کسی ایک قوم کی بالادستی یا ماتحتی کے تصور کی نفی کرتا ہے۔ مسٹر محمد علی نے جنوب مشرقی ایشیا کے عوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ اس بات کو نوٹ کریں۔ کہ تذکرہ معاہدہ کی رکن مغربی طاقتوں نے اس معاہدہ کی رو سے عہد کیا ہے۔ کہ وہ مختلف اقوام کے درمیان کامل مساوات کے اصول اور ان کے حق خود ارادیت کا احترام کریں گی۔

ڈھاکہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس

ڈھاکہ ۲۴ فروری۔ جسٹس امیر الدین احمد کو ڈھاکہ ہائی کورٹ کا مستقل چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے

روس کی فوجی قوت

لنڈن ۲۴ فروری۔ روسی فوج کے سیاسی بورڈ کے ڈپٹی چیف ڈائرکٹر لفٹیننٹ جنرل شائی نوف نے کہا ہے کہ روس ہائیڈروجن اور ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں امریکہ سے سبقت لے گیا ہے۔ انہوں نے روسی فوج کے یوم نجات کے سلسلہ میں یہ تقریر روسی ریڈیو سے نشر کی۔

پنڈت نہرو اور مسٹر محمد علی کی ملاقات ۲۸ مارچ کو ہوگی

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے توقع ظاہر کی ہے کہ پنڈت نہرو اور مسٹر محمد علی کی ملاقات اس ماہ کی ۲۸ تاریخ کو نئی دہلی میں ہوگی اور اس میں خاص طور پر کشمیر کا مسئلہ زیر غور آئے گا۔

اسلام کا عظیم الشان نشان

احمدیت کے مختلف مسائل کے متعلق خود بانیٔ سلسلہ کے اصل فیصلہ کن مضامین کی کتاب جس کے ذریعہ تمام جہان کے لئے مسلمانوں پر احمدیت کی حجت پوری ہو جاتی ہے

کا ردّ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

دعائے نعم البدل

جناب حسن محمد صاحب عارف کی بچی فریدہ رفعت مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۵۵ء بروز بدھ ربوہ میں وفات پا گئی۔ بچی کافی عرصہ سے بعارضہ پیچش بیمار چلی آ رہی تھی۔ عمر قریباً تین سال تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

جناب منشی کریم بخش صاحب کی وفات

شمیم احمد صاحب ڈپٹی سیکرٹری وزارت مالیات حکومت پاکستان کے والد محترم جناب منشی کریم بخش صاحب ۱۹ فروری ۱۹۵۵ء کو صبح چار بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے کراچی میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز ساڑھے تین بجے بعد دوپہر آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ جناب حافظ عبدالسلام صاحب نے پڑھائی۔ جس میں جماعت احمدیہ کراچی کے کثیر احباب کے علاوہ بعض دوسرے دوست بھی شامل ہوئے مرحوم نہایت مخلص اور متقی بزرگ تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۶۵ سال تھی۔ ادارہ الفضل اس صدمہ عظیم پر میجر شمیم احمد صاحب اور ان کے تمام اقارب سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ مولا کریم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔